از قاری فیوض الرحمٰن صاحب
پروفیسر گورنمنٹ کالج ۔ ایبٹ آباد

مشاہیر علمائے سرحد

جناب مولانا حمید الدین صاحب مانسہروی

۱۸۸۲ء ——— ۱۹۴۳ء

آپ ۱۸۸۲ء کو محلہ کنگڑ مانسہرہ ہزارہ میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ پرائمری سکول کی تعلیم مقامی پرائمری سکول میں مکمل کی۔ دینی تعلیم کا آغاز جناب مولانا قاضی نور عالم صاحب سے کیا۔ پھر اپنے ماموں مولوی حزب الحق صاحب اور خالو مطیع اللہ صاحب آف عنایت آباد بفہ، ہزارہ سے مختلف علوم و فنون کی چند کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب گنگوہیؒ سے بھی تعلیم حاصل کی، کچھ عرصہ پشاور میں قصہ خوانی کے مشہور عالم سے بھی استفادہ کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیئے آپ نے دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۲۰ھ میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فراغت کے بعد آپ رام پور تشریف لے گئے اور وہاں ایک عرب عالم سے بھی استفادہ کیا۔ تدریسی خدمات ۱۹۰۴ء میں دار العلوم دیوبند کی طرف سے آپ کو مصباح العلوم بریلی میں برائے تدریس بھیجا گیا۔ آپ نے پہلے تدریسی سال میں اپنے عرب استاد کے کہنے پر مولوی فاضل کا امتحان دیا اور اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کی مصباح العلوم میں آپ نے ۱۹۱۰ء تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ پھر آپ واپس وطن آگئے اور آتے ہی مانسہرہ میں سرکاری قاضی مقرر ہو گئے۔

مانسہرہ مڈل سکول کو جب ہائی سکول بنانے کی کوشش ہوئی تو آپ کی خدمات سکول کیلئے پہلے اعزازی پھر مستقل عربی استاد کی حیثیت سے لے لی گئیں۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۳ء تک آپ سکول میں بھی پڑھاتے رہے۔ درس نظامی کی تدریس میں کوئی فرق نہ آیا، آپ نے ۱۹۱۱ء سے ۱۹۴۳ء تک مسجد محلہ کنگڑ مانسہرہ میں فتویٰ نویسی اور سکول کی ملازمت کے ساتھ ہمیشہ درس نظامی کی بلند پایہ کتب کی تدریس کی دور دور سے طلبہ آپکے ہاں آتے اور پڑھ کر واپس چلے جاتے۔

ڈاکٹر شیر بہادر صاحب اپنی کتاب " تاریخ ہزارہ " میں لکھتے ہیں کہ " مولوی حمید الدین صاحب مرحوم مانسہرہ کے جید عالم تھے۔ سرکاری سکول میں عمر بھر مدرس رہے۔ اور فارغ وقت میں درس نظامی کی بڑی کتابوں کی تدریس بھی ہمیشہ جاری رکھی۔ آپ سنجیدہ، خاموش اور خوددار عالم تھے۔ ذاتی وجاہت اور خودداری کے بدرجۂ اتم مظہر تھے۔ عقیدتاً انگریزی حکومت کے خلاف تھے : ص ۲۲۵

۱۹۴۱ء کے آغاز میں سکول کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلامیہ کالج پشاور کی طرف سے آپ کو " عربی لیکچرر " کی پیشکش کی گئی۔ مگر آپ نے چند گھریلو مجبوریوں کی بنا پر معذرت کر دی۔

علامہ عبدالحی لکھنوی اپنی کتاب نزہۃ الخواطر ج ۸ مطبوعہ حیدرآباد دکن کے ص ۱۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :

" مولانا حمید الدین الھزاروی ! الشیخ الفاضل حمید الدین بن رحمت اللہ الحنفی الھزاروی احد العلماء المبرزین فی المعقول والمنقول۔ وُلد ونشأ بمانسھرہ قریۃ من اعمال ھزارہ۔ وقرء العلم علیٰ اساتذۃ بلادہ، ثمّ سافر الی دیوبند۔ ورامپور وقرء المنطق والحکمۃ علیٰ مولانا فضل حق الرامپوری وعلیٰ غیرہٖ من العلماء ثمّ ولی التدریس ببلدۃ "بریلی"۔

وھو باھر الذکاء جیّد القریحۃ، لہ الید الطولیٰ فی الفنون الادبیّۃ [1]

انتقال ۱۴ / جون ۱۹۴۳ء کو آپ کا انتقال ہوا، اور آپ کو محلہ چھٹی ڈھیری مانسہرہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ کے چند ممتاز تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں :

۱۔ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ایبٹ آبادی مرحوم فاضل دیوبند (۱۳۳۷ھ)
۲۔ جناب مولانا ضیاء الحق صاحب صدر مدرس جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور (سابقاً)
۳۔ جناب مولانا محمد ایوب صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ تیلوس، بگرام، ضلع ہزارہ۔

اولاد اولادِ نرینہ زندہ نہیں، البتہ آپ کی چار لڑکیاں بقیدِ حیات ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم بازارگئی، بنیر، سوات [2]

۱۹۲۰ء ——— ۱۹۵۱ء

آپ بازارگئی، بنیر، سوات میں مولانا قاضی عبدالمجید صاحب کے گھر پیدا ہوئے، ابتدائی تا موقوف علیہ

---

[1] لم نعثر علیٰ سنۃ وفاتہ۔ (الحسنی)
[2] آپ کے سوانحی تذکرہ کا مواد آپ کے والد صاحب سے لیا گیا۔

کی تکمیل ۱۵ سال کی عمر میں والد صاحب اور دیگر علماء سے کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ فتح پوری دہلی میں داخلہ لیا اور دورۂ حدیث کے امتحان میں اوّل آئے۔ وہاں سے اجمیر شریف میں مولانا عبداللہ قندھاری سے چند کتب کا درس لیا اور پھر وہیں تدریس کرنے لگے۔ تدریس اور افتاء کے ساتھ جامع کے خطیب بھی رہے۔ وہاں سے بادشاہ صاحب بانیٔ سوات کے ارشاد پر دارالعلوم اسلامیہ سیدو شریف، سوات آکر تدریس کرتے رہے، پھر بادشاہ صاحب نے خود اپنے اور اپنے بیٹے شہزادہ سلطان روم کی تعلیم و تربیت کیلئے اپنے ہاں بلا لیا۔ سنہ ۱۳۷۰ھ / سنہ ۱۹۵۱ء کو ٹی، بی سے انتقال کیا اور آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔

تصانیف | آپ کی تصانیف میں ۱۔ خیر الکلام فی شہرِ صیام[1]۔ ۲۔ فتاویٰ وددودیہ جلد اوّل و دوم۔ ۳۔ کتاب الصرف۔ ۴۔ اشکالِ ریاضی۔ ۵۔ خطبہ جمعہ شریف سب مطبوعہ ہیں

آپ عربی، فارسی اور اردو کے شاعر بھی تھے۔ کئی قصائد بھی لکھے ہیں۔[2]

---

[1] یہ کتاب قیامِ اجمیر کے دوران شائع ہوئی۔ باقی سب پشاور سے طبع ہوئیں۔

[2] قصائد کا غیر مطبوعہ ریکارڈ آپ کے والدِ محترم کے پاس محفوظ ہے۔ البتہ ایک "مناجات" فتاویٰ وددودیہ کے صفحہ اوّل پر شائع ہوئی ہے۔

عنقریب افتتاح

عکاس پرنٹرز

۳۱۔ اے اسلامیہ کلب بلڈنگ

خیبر بازار۔ پشاور

فون نمبر:۔ ۲۴۶۴

تاریخ مذہب شیعہ | از مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ —— مذہب شیعہ کی پوری تاریخ۔ بانی ابن سبا یہودی کے حالات۔ عکسی طباعت۔ عمدہ کتابت۔ قیمت ۵/۷۵ روپے۔

ہدایۃ الشیعہ | از مولانا رشید احمد صاحب لکھنویؒ —— مسئلہ خلافت کی بحث۔ تقیہ۔ فدک۔ وراثتِ انبیاء، مشاجراتِ صحابہؓ۔ صحابہؓ کا مقام اور شیعوں کے اعتراضات کا جواب۔ عکسی طباعت۔ عمدہ کتابت۔ قیمت ۶/- روپے۔ نیز ہر قسم کی دینی کتب ہم سے منگوائیں۔ رقم پیشگی، ڈاک خرچ معاف۔

توحیدی کتب خانہ، الناصر کریانہ سٹور، سائیں بابا کمپونڈ، گل محمد لین، بچاکیواڑہ، کراچی ۲